# دیوار

کیسی بستی ہے یہ
جس میں کوئی مسافر اگر شدّتِ بھوک میں کچھ نوالوں کا طالب ہوا
تو اُسے کچھ نوالے نہیں مل سکے
پیٹ بھرنا کجا
تپتے سورج کے نیچے کھڑے شخص کو آب کے دو پیالے نہیں مل سکے
انسیت کے حوالے نہیں مل سکے
جانے کتنوں نے دیکھا اُسے بھوک میں
پر کسی نے بھی اُس کی کفالت نہ کی
اُس نے چاہا اگر ملتفت ہو کوئی
تو کسی نے بھی اُس کی وکالت نہ کی
اُس نے مانگا کسی سے تو اُس شخص کا دل پسیجا نہیں
اُس کے غم کو کسی نے بھی دیکھا نہیں

https://emad-ahmad.com/

کیسی بستی ہے یہ
ایسی بستی میں تنہا، اداس آدمی
ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ کر
اپنے غم کو غلط کر رہا تھا کہ جب
اُس نے دیکھا کہ دیوار گرنے کو ہے
اُس کی بنیاد تک بیٹھ جانے کو ہے
اور بنیاد کی کھوکھلی درز سے
صاف دِکھنے لگا
اُس کی تہہ میں کہیں اِک خزانہ بھی ہے

کیسی بستی ہے یہ
اِس میں کوئی نہیں جو کسی شخص کو بھوک میں دو نوالے کھلاتا چلے
صرف پانی کا پیالہ پلاتا چلے
ایسی بستی میں کس کا خزانہ ہے یہ
یہ ہزاروں برس کی پرانی کہانی ہے یا آج ہی کا زمانہ ہے یہ

https://emad-ahmad.com/

اِس خزانے میں کیا ہے ذرا سوچئے!
اِس زمانے میں کیا ہے ذرا سوچئے!

یہ جو دیوار ہے
یہ ہماری روایت کی دیوار ہے
دین و دنیا کی غایت کی دیوار ہے
اِس کی بنیاد میں
یہ جو سَونا ہے یہ میری تہذیب ہے
میری اقدار کا ایک اظہار ہے
میرے اجداد کا اِس میں کردار ہے
میرے بعد آنے والی نسل کے لئے
ایک حجت ہے یہ
اُن کی میراث ہے

https://emad-ahmad.com/

کیسی بستی ہے یہ
اور اِس میں یہ بنیاد ہلنے کو ہے
میرے اجداد کی سب روایات کی
دین و دنیا کی دیوار گرنے کو ہے

کس سے بولوں یہ دیوار تھامے کوئی
کس سے کہہ دوں کہ بنیاد کو پُر کرے
ایسی بستی میں کوئی مسیحا نہیں
ایسی بستی میں کوئی سنے گا نہیں

آج کَل میں یہ دیوار گر جائے گی
یہ خزانہ یہیں پر ہی لُٹ جائے گا
میرے اجداد کی سب روایات کا
دین و دنیا کے سارے کمالات کا
نام تک اِس زمانے سے مٹ جائے گا

https://emad-ahmad.com/

## میری اگلی نسل

اِس خزانے کو حاصل نہ کر پائے گی
اپنی ہستی کو کامل نہ کر پائے گی

مَیں نے سوچا ہے اللہ کا نام لوں
زورِ بازو سے ہی آج کچھ کام لوں
چاہے بستی سے روٹی نہیں مل سکے
کوئی پانی بھی پوچھے یا دھتکار دے
اپنے کاندھوں پہ اِس بوجھ کو تھام لوں
مَیں نے سوچا ہے دیوار گرنے نہ دوں!

https://emad-ahmad.com/